*Al-Āfāq, Vol.: 01, Issue: 02, Dec-2021*
*PP: 1-10*

OPEN ACCESS
*Al-Āfāq*
ISSN (P): 2789-3820
ISSN (O): 2789-3839

# مذہبی رسائل و جرائد کے تاریخی پس منظر کا تحقیقی مطالعہ

# *Religious Magazines and Magazines: Concepts, Historical Backgrounds*

***Savera Arshad***
*College Teaching Instructor,*
*Government Graduate College for Women, Faisalabad, Pakistan.*

***ABSTRACT***

*Religious journals have played their role in society. These journals are also a part of our Islamic civilization and Islamic journalism. The main purpose of these journals have to aware the peoples about the teaching of particular religious and the contemporary issues.These journals are the source of guidance for the readers on different various topics and they also play an important role in the development of essay writing in researchers. These journals have many types like Ahl e Sunnah journals, Ahl e Hadess journals, Ahl e shiah journals which are preaching their own point of view among the peoples. In the past decades religious scholars were the source of Islamic information and its preaching. Instead of that religious journals have their brief history from 19th century in Subcontinent. So that this research article is describe the brief history about religious periodicals and its role in contemporary situations.*

**Keywords:** *Religious journals, History of periodicals, Islamic Journalism.*

## تعارف:

میدانِ علم میں تحقیقی رسائل و جرائد کی تحقیق و علم سے وابستہ شخصیات یعنی محققین، اساتذہ، ادیب اور طلبہ وطالبات سے گہری وابستگی ہے۔ان مجلات کی طباعت واشاعت سے نت نئی تحقیقات منظرِ عام پر آئی ہیں جس کے سبب یہ جامعہ اور تحقیقی اداروں کی ناگزیر حجت بن چکے ہیں۔ جس طرح ہم نے گزشتہ بحث میں اُردو رسائل اور ان کے آغاز و تاریخی پس منظر کا تذکرہ کیا ہے اسی طرح جب اُردو جرائد منظرِ عام پر آئے تو مذہبی مجلات کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ان جرائد نے جہاں ماضی میں اپنی خدمات سرانجام دیں وہاں عصرِ حاضر میں بھی یہ رسائل و جرائد امتِ مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ اور احیائے اسلام کے لیے پیش رو اور نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

CC BY

مذہبی مجلات ماہانہ، سہ ماہی اور ششماہی بنیادوں پر شائع ہوتے ہیں۔ مذہبی مجلات کے تاریخی پسِ منظر، آغاز کی وجہ تسمیہ کو جاننے سے پہلے اس کے مفہوم کو سمجھنا ضروری ہے کہ مذہبی رسائل و جرائد ہوتے کیا ہیں؟ ان کی نوعیت کیا ہے اور یہ کس اعتبار سے اہمیت کے حامل ہیں۔

## مذہبی رسائل کا مفہوم:

مذہبی مجلات کے مفہوم کو واضح کرتے ہوئے مختلف اہل علم و دانش نے اپنی اپنی علمی بصیرت کا مظاہر کیا ہے اور مذہبی رسائل کی نوعیت و مفہوم پر مدلل و نمایاں روشنی ڈالی ہے۔

ڈاکٹر سلیم الرحمٰن خان ندوی رقم طراز ہیں کہ مذہبی رسائل سے مراد وہ رسائل جن میں اسلامی رنگ غالب و نمایاں ہو جو زندگی کے تمام پہلوؤں (چاہے وہ سیاسی، دینی، اجتماعی، اقتصادی، سیاسی یا قانونی ہوں) کو اسلامی نقطہ نظر سے مدلل انداز میں بیان کرتا ہے۔ اس سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ امورِ دینیہ کے علاوہ کسی اور چیز کا تذکرہ اس میں نہیں کیا جاتا۔[1]

## مذہبی رسائل کی اہمیت:

مذہب انسانی زندگی میں نمایاں مقام و اہمیت کا حامل ہے اور اپنے مذہبی عقائد و نظریات کی تبلیغ و اشاعت ہمیشہ سے تاریخ انسانی کا خاصہ رہی ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے مذہبی رسائل و جرائد کا سہارا لیا گیا تاکہ منفرد و بہتر جامع انداز میں مذہبی تعلیمات کا پرچار کیا جاسکے۔

مذہبی مجلات کا اپنا مخصوص زاویہ نگاہ اور انداز فکر ہے۔ جو متنوع موضوعات سے متعلق مضامین میں جھلکتا نظر آتا ہے۔ ان کا ارتکاز بیشتر اسلامی مباحث و مضامین پر ہوتا ہے۔ ان رسائل میں مسائل و فضائل سے متعلقہ مضامین کی نشر و اشاعت کی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو متعدد عصری حالات و معاملات سے سابقہ پڑنے کی صورت میں اسلامی نقطہ نظر کی تلاش میں یہ مجلات نمایاں کردار ادا کرتے ہیں تاکہ معاملات کی شرعی حیثیت و نقطہ نظر سے آگاہی کی جاسکے۔[2]

مسلکی مذہبی مجلات بیشتر معاملات میں فضائل کے مع شرعی مسائل کی وضاحت کرتے قارئین کے سامنے اپنا نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ جس سے کسی بھی مسلکی رجحان کے بارے میں معلومات کی فراہمی ہوتی ہے۔ ماضی میں ان مجلات نے مسلمانوں کو اسلام کی تبلیغ اشاعت اور اسلامی مسائل سے آگاہی دلانے میں خصوصی کردار ادا کیا ہے۔ اس کے علاوہ کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت اور اصلاح معاشرہ میں ان رسائل کا بڑا ہاتھ رہا ہے۔

دینی رسائل کے مثبت رویوں میں ایک بات یہ بھی اہمیت کی حامل ہے کہ اس نے اُردو میدانِ صحافت کو مالا مال کیا ہے۔ علوم اسلامیہ کے زیر ادارت اشاعت شدہ ماہرین کے ان رسائل نے اُردو دنیا کو ایک نت نئے جہان معانی کی سیر کروائی۔ اُردو صحافتی میدان میں متعدد نئے ابعاد جوڑے اور اسلامی صحافیوں کی کھیپ تیار کی۔

مذہبی رسائل و جرائد جہاں مختلف موضوعات پر اپنے قارئین کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنے وہاں طلبہ کے اندر مضمون نگاری کی صلاحیت پیدا کرنے میں بھی انہوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان رسائل نے تحقیقی میدان میں نت نئے رجحانات کو بھی اجاگر کیا ہے اور دعوتِ دین کے پرچار میں بھی اہم رول ادا کیا۔ بعض بڑے مضافاتی قصبوں اور شہروں سے نکلنے والے مجلات دینِ حق کو پیش کرنے کا ذریعہ بنے جن کا مقصود امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے حکم الٰہی کے ماتحت تبلیغی کاوشوں سے دین اسلام کی سربلندی اور اہل اسلام کے روحانی، معاشرتی اور اخلاقی احوال کی اصلاح کرنا ہے۔ الغرض یہ رسائل ماضی و حال میں اصلاحی و تبلیغی سرگرمیاں سرانجام دیتے رہے ہیں جو اہل علم و دانش کے تصور کا مجسم ہیں۔

### مذہبی رسائل و جرائد کا آغاز وارتقاء:

گزشتہ صدیوں میں مذہبی خبروں کی نشر و اشاعت اور اس کے لیے منفرد طریقہ کار کا تعین واعظین و داعیانِ دین اور صوفیاء کرام سرانجام دیتے تھے۔ اس بات کی تصدیق ڈاکٹر محمد اعجاز نے اپنی کتاب ''مدارس کی اُردو صحافت (تجزیاتی و تقابلی مطالعہ)'' میں بھی کیا ہے۔[3] یہ حضرات مختلف علاقوں میں جا کر پند و نصیحت اور مخصوص وسیلہ طرز سے عوام الناس کی رہبری و رہنمائی کا کام کیا کرتے تھے۔ مقامی لوگ ان کے بلند و بالا کردار و اخلاق سے مانوس ہو کر اسلام کی دعوت کو قبول کرتے تھے۔

ان واعظین اور داعیوں کے کام کرنے کے طرز میں تغیر و تبدل ہوتا تاکہ حکمت و موعظت سے اسلام کے لیے رائے عامہ کو ہموار کیا جا سکے۔ ان صوفیائے کرام میں معروف و منفرد ''شارق الانوار'' کے مصنف حسن بن محمد صغائیؒ (۵۷۷ھ تا ۶۵۰ھ)، ''کنزالعمال'' کے شیخ علی متقیؒ (۸۸۵ھ تا ۹۷۵ھ)، شیخ مجدد الف ثانی سرہندی (۹۷۱ھ تا ۱۰۳۴ھ)، شیخ عبدالحق دہلویؒ (۹۵۸ھ تا ۱۰۵۲ھ) اور شیخ شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں متعدد اور بھی علماء کرام اور داعیانِ عظام ہیں جو اسلامی و دینی خدمات کے سبب شہرتِ عامہ حاصل کر چکے ہیں۔ ان سے بے شمار لوگ مستفید ہوئے۔ اسلام کے یہ داعی، علماء کرام اور صوفیاء چلتی پھرتی صحافت تھے جو دینِ اسلام کی ترویج واشاعت میں سرگرم عمل رہتے تھے۔[4] اس بحث سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ماضی میں دینی معلومات اور اس کی نشر واشاعت کا ذریعہ علماء کرام تھے۔

### مذہبی صحافتی روایت کے آغاز کا سبب:

مذہبی صحافت (اخبارات و رسائل) کی ابتداء اُردو میں اس وقت ہوئی جب اُردو صحافتی سرگرمیاں بالکل ابتدائی مراحل میں تھیں۔ مولوی محمد باقر نے باضابطہ اُردو صحافت کو آگے بڑھانے کا کام لیا اور اُردو کی مذہبی صحافت کی داغ بیل کا سہرا بھی ان کو جاتا ہے۔ اس کا آغاز انہوں نے ۱۸۴۳ء میں پہلا مذہبی اخبار "مظہر الحق" جاری کرکے سرانجام دیا۔ اس اخبار کے نکلنے کی وجہ یہ بنی کہ اس دور میں بغداد میں ہنگامے کی وجہ سے شیعہ حضرات کا بہت مالی و جانی نقصان ہوا جس سے مولوی محمد باقر بہت متاثر ہوئے۔ یہ اخبار دینی مضامین اور مسلم معلومات پر مشتمل ہے۔ اس طرح مذہبی اخبارات کے بعد مذہبی رسائل کا ظہور ہوا اور اس کی روایت کا آغاز ہوا۔ [5]

ڈاکٹر محمد شفیق رقم طراز ہیں کہ برصغیر میں تمام مذاہب کے لوگوں کو اپنے مذہب و تعلیمات کے پرچار میں مکمل آزادی تھی۔ مذہب عیسائیت کے علمبرداروں کو سرکاری اعانت حاصل تھی جس سلسلہ میں وہ مذہبی سرگرمیوں کے لیے مقامی اُردو زبان کو استعمال کرکے اپنے مذہب کی نشر و اشاعت عوام میں کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اخبارات و رسائل کا سہارا لیا۔ عیسائی مشنریوں نے اپنے مذہب کی تشہیر کے لیے ۱۸۳۷ء میں "خیر خواہ ہند" نامی مذہبی رسالہ کا اجراء کیا۔ اس طرح برصغیر میں مذہبی جرائد کی روایت زمانہ قدیم سے رہی ہے۔ [6]

برصغیر پاک و ہند کثیر مذہبی، کثیر ثقافتی اور کثیر لسانی مملکت ہے۔ یہاں اسلام کی آمد کا آغاز تب ہوا جب ۷۱۲ء میں محمد بن قاسم نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ اس کے بعد یہاں متعدد قوموں و فرقوں نے اپنے مذہب کی ترویج کے لیے مذہبی سرگرمیوں کا آغاز کیا کیونکہ ہر کسی کو اپنے مذہب کی ترویج و اشاعت کی آزادی تھی۔ [7]

اس دور میں نشر و اشاعت کے مختلف ذرائع میں ایک ذریعہ رسائل و جرائد کا بھی تھا۔ ہندوستان میں مذہبی میدان صحافت کی ایک طویل تاریخ ملتی ہے۔ جس کا آغاز انگریزوں کے دور سے ہوا سبب یہ بنا کہ انگریزوں نے اپنے مذہب کی اشاعت کے لیے عیسائی پادریوں کو سامنے کیا اور اس طرح ان پادریوں نے ترویج مذہب عیسائیت کے لیے جو طریقے اختیار کیے ان میں ایک طریقہ جرائد و مجلات کا اجراء بھی تھا۔ چنانچہ اُردو زبان میں یہ مذہبی پرچے نکالنے کا سہرا پادریوں کے سر ہے جس کا مقصد اُردو داں طبقہ میں مذہب عیسائیت کا پرچار کرکے عیسائیت کی طرف راغب کرنا تھا۔ ہندوستان میں مسلمان دوسری بڑی قوم تھی للذا اس صورت حال میں کہ جب پادری مذہب اسلام اور ان کے عقائد پر حملہ کر رہے تھے تو مسلمانوں نے بھی صحافتی میدان میں قدم رکھا اور اس طرح ہندوستان میں مذہبی صحافت کا آغاز ہوا جن میں اخبارات اور جرائد شامل تھے۔ [8] اس کی تصدیق کہ عیسائی پادریوں نے مذہبی صحافت کا آغاز کیا۔ سہیل انجم اپنی تصنیف میں اس طرح کرتے ہیں:

> "ہندوستان میں مذہبی صحافت کا آغاز عیسائیوں نے کیا لیکن اس میں ان کا اپنا مفاد پوشیدہ تھا۔" [9]

بقول طاہر مسعود:

"ہندوستان میں مذہبی صحافت کی بنیاد عیسائی مشنریوں نے رکھی جو کہ انھوں نے اپنے مذہب کی تشہیر کے لیے کی۔"[10]

ڈاکٹر سلیم الرحمٰن خان کے مطابق ہندوستان میں صحافت کی ابتداء ۱۷۸۰ء میں ہوئی اور مسلمانان ہند میدانِ صحافت میں ۱۸۳۳ء میں مدخل ہوئے جس کا سبب یہ تھا کہ عیسائی اخبارات کے ذریعے اسلام پر کھلم کھلا تنقید کی جارہی تھی۔ اس طرح حالات کے ردِ عمل کے طور پر اسلامی صحافت کا وجود عمل میں آیا اور مذہبی اخبارات ورسائل نے اپنی خدمات سرانجام دیں۔[11]

لہٰذا اس تمام مبحث سے یہ بات عیاں ہے کہ مذہبی رسائل کے اجراء کا سبب عیسائی پادریوں کا اپنے ہی مذہب کی تشہیر کرنے کے نتیجے میں ہوا اور جواباً مسلم علماء نے بھی اس سلسلے میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

## مذہبی رسائل کا پس منظر:

مذہبی مجلات کی ابتداء انیسویں صدی کے آغاز میں ہی ہو گئی تھی اور مذہبی مجلاتی صحافت کا باضابطہ آغاز ہندوستان میں ہوا جب مشنریوں نے اپنے مذہب عیسائیت کی تشہیر کے لیے دوسرے ذرائع ابلاغ کے ساتھ رسائل وجرائد کو بھی ذریعہ بنایا۔ عیسائیت میں مقررین کے علاوہ صحافی اور مصنفین بھی تھے جنہوں نے کتب اور اخبارات ورسائل کے ذریعے اشاعتِ مذہب کا کام سرانجام دیا۔ جو کہ مسلمانانِ ہند کے لیے ناقابل برداشت تھا اس نتیجے میں متعدد علمائے دین میدان عمل میں آئے اور مذہب اسلام کا دفاع کیا۔ دفاع کے لیے مناظرے کیے تاکہ عوام الناس کے سامنے حقیقی صورت حال آجائے اور کچھ علماء کرام نے قلمی دنیا میں جاکر قلم سے ان کا مقابلہ کیا اور کتب کے ساتھ مذہبی رسائل جاری کیے تاکہ عیسائیوں کی ہرزہ سرائیوں کا جواب مدلل و معقول انداز سے دیا جاسکے۔[12]

## انیسویں صدی کے مذہبی رسائل:

برصغیر میں مذہبی رسائل کا اجراء ہوا تو پہلا مجلّہ "خیر خواہ ہند" (۱۸۳۷ء) میں آر سی ماتھر کی زیر صدارت مراد پور سے نکلا۔ اس مجلے کو اُردو صحافت میں بھی پہلا ادبی مجلّہ کہا گیا ہے اور مذہبی مجلاتی صحافت میں بھی پہلا رسالہ کہلانے کا اعزاز حاصل ہے۔[13]

سہیل انجم نے اپنی تصنیف میں اسی کو ہی پہلا مذہبی رسالہ کہا ہے جو کہ عیسائیوں کی زیر ادارت تھا اور ڈاکٹر محمد اعجاز نے بھی اسی مجلّہ کو اولین رسائل میں شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے مذہبی مجلاتی صحافت کا آغاز ہوا۔ اسی طرح امداد صابری کا بھی یہی بیان ہے لہٰذا رسالہ "خیر خواہ ہند" ہی پہلا مذہبی مجلّہ ہے جو عیسائیوں کا ترجمان ہے۔ ۱۸۵۷ء میں ہفت روزہ "خیر المواعظ" مولوی محمد ہاشم کی زیر نگرانی دہلی میں سامنے آیا۔ ۱۸۶۰ء میں "مفید الانام" کے نام سے رسالہ فتح گڑھ سے نکلا۔ اس کے بعد پندرہ روزہ ۱۸۶۹ء میں منظر عام پر آنے والا مجلّہ "کوکب ہند" لکھنؤ سے شائع ہوا۔ اس کے بعد کئی ایک رسائل کا اجراء ہوا۔ ان میں ۱۸۷۳ء میں ہفت روزہ "سفیر ہند"، ۱۸۶۲ء میں پندرہ روزہ "خیر خواہ خلق" ایڈیٹر فادر سی جے ڈابلی، ۱۸۷۲ء میں "منشور محمدی"، ۱۸۷۳ء میں ہفت روزہ "نوافشاں"

ایڈیٹر بابو سنبی، ۱۸۷۴ء میں ہفت روزہ "وکیل" ایڈیٹر پادری، ۱۸۷۵ء میں پندرہ روزہ "ضیاء الاسلام"، ۱۸۷۷ء میں ہفت روزہ "سفیر ہند امرتسر"، ۱۸۷۸ء میں "نسیم آگرہ" ایڈیٹر منشی سوہن لال بابو، ۱۸۷۸ء میں ہی ماہنامہ "اشاعت السنہ" لاہور (ایڈیٹر محمد حسین بٹالوی)، ۱۸۸۳ء میں ماہنامہ "دھرم جیون" لاہور (ایڈیٹر پنڈت شیو نرائن)، ۱۸۸۳ء میں ہی مسلمانوں کا دس روزہ "حامی اسلام" دہلی (ایڈیٹر عبدالوہاب)، ۱۸۹۸ء میں پندرہ روزہ "انوار الاسلام" سیالکوٹ (ایڈیٹر منشی کریم بخش) وغیرہ جیسے رسائل منظر عام پر آئے۔ ان میں ہندوستان میں آباد مختلف مذاہب کے رسائل کا ذکر کیا گیا ہے جس سے برصغیر میں مذہبی دینی رسائل کا آغاز وارتقاء ہوا۔ ان رسائل میں وہ رسالے جو عیسائیوں نے جاری کیے ان کے جوابات واعتراضات مسلمانانِ ہند نے اپنے مذہبی مجلے شائع کر کے دیا ان کا ذکر بھی ان رسائل میں موجود ہے۔[14]

اس کے علاوہ انیسویں صدی میں کچھ ایسے جرائد سامنے آئے جو اپنے مذہب کی تعلیمات کا مثبت انداز میں پرچار کرتے تھے۔ جن میں میرٹھ سے نکلنے والا "طوطی ہند" مذہبی صحافت کا آئینہ تھا۔ یہ ایک طرف اسلامی تعلیمات واقدار کو جہاں فروغ دیتا تھا وہاں مسلمانوں کو شرک وبدعات سے بھی بچانے میں کوشاں تھا۔ اس صدی میں کچھ رسائل ایسے بھی منظر عام پر آئے جو مسلکی تبلیغ واشاعت کی خدمات سرانجام دے رہے تھے جیسے ماہنامہ "اشاعت السنۃ" وغیرہ۔[15]

## بیسویں صدی اور عصر حاضر کے مذہبی رسائل:

اس صدی کے آغاز سے ہی مذہبی رسائل کے اجراء کا سلسلہ بہت تیزی سے پروان چڑھا۔ جن میں سے ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر اپنی مثال آپ تھا۔ ۱۹۰۲ء میں "ضیاء السنۃ" کلکتہ سے مولوی ضیاء الدین قمر کی زیرِ ادارت جاری ہونے والا مجلّہ کا اجراء ہوا جس میں اسلامی خبریں، مذہبی بحثیں اور خلافت اسلامی وغیرہ کا بیان تھا۔

۱۹۰۳ء میں ماہنامہ "تفسیر القرآن" مولوی انشاء اللہ کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ اس میں قرآن مجید کے تراجم وتفاسیر پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اسی طرح کئی ایک رسائل کا اجراء اس صدی کی پیداوار ہے۔ ان میں ہفت روزہ "اہل حدیث" (۱۹۰۳ء)، ماہنامہ مجلّہ "القاسم" (۱۹۰۵ء)، ماہنامہ "اسلام" (۱۹۰۶ء)، ماہنامہ "صوفی" (۱۹۰۸ء)، مولوی تاج الدین کا ماہنامہ "المجدد"، پٹنہ سے قاضی عبدالوحید کا "تحفہ حنفیہ"، ۱۹۱۶ء میں "معارف اعظم گڑھ" زیر ادارت سید سلیمان ندوی کا نام قابل ذکر ہے۔[16]

۱۹۰۸ء میں ماہنامہ "اہل الذکر" (ایڈیٹر مولانا محمد یوسف)، ماہنامہ "طریقت" (۱۹۱۴ء)، ماہنامہ "مسلم" (۱۹۱۵ء)، دعوت حق (۱۹۱۸ء)، اعجاز القرآن (۱۹۱۹ء)، ماہنامہ "تصوف" (۱۹۲۲ء)، ۱۹۲۲ء میں دہلی کا رسالہ ماہنامہ "تبلیغ السنۃ"، (ایڈیٹر مولانا احمد اللہ)، ابوالقاسم سیف کی زیر صدارت ماہنامہ "السعید"، ۱۹۲۴ء میں ماہنامہ "اہل السنۃ"، ماہنامہ "اصلاح" (۱۹۲۶ء)، "ترجمان القرآن" (۱۹۳۳ء)، ۱۹۳۳ء میں ماہنامہ "مسلم اہلحدیث گزٹ"، ماہنامہ "المشیر" ایڈیٹر مولانا ضیاء الدین صاحب فانی، ۱۹۳۳ء میں

"محدث" دہلی، ماہنامہ "پیام حق" (۱۹۳۷ء)، "الحسنات" (۱۹۴۱ء)، ۱۹۵۷ء میں "الھلال" (ایڈیٹر ابوالکلام آزاد)، ۱۹۵۱ء میں دہلی سے "اخبار اہلِ حدیث" حکیم عبدالشکور، ۱۹۵۵ء میں ماہنامہ "الاسلام" وغیرہ کا اجراء ہوا۔[17]

بیسویں صدی کے وسط میں کچھ اور مذہبی رسائل کا تذکرہ ملتا ہے جن میں ہائر ایجو کیشن کمیشن سے منظور شدہ رسائل کا تذکرہ بھی شامل ہے۔اس طرح اسلامک سٹڈیز (۱۹۶۲ء)، ۱۹۶۳ء میں فکر و نظر، الدراسۃ اسلامیہ (۱۹۶۵ء)، ۱۹۷۲ء میں "الرسالہ" (مولانا وحیدالدین خان)، ۱۹۷۳ء میں جریدہ "الکفاح"، ۱۹۷۵ء میں جریدہ "الدعوۃ"، ۱۹۷۷ء میں مجلّہ "البدر"، ۱۹۷۸ء میں ماہنامہ "وصیۃ العرفان"، ہمدرد اسلامکس (۱۹۷۸ء)، ۱۹۸۲ء میں "تحقیقات اسلامی"، الاضواء (۱۹۹۰ء)، القلم (۱۹۹۳ء)، الایضاح (۱۹۹۳ء)، مجلّہ القاسم العربی (۱۹۹۵ء)، السیرہ انٹرنیشنل (۱۹۹۹ء) وغیرہ شامل ہیں۔

اکیسویں صدی عصرِ حاضر پشاور اسلامیکس (۲۰۰۲ء)، معارف اسلامی (۲۰۰۲ء)، ثقافۃ الاسلامیہ (۲۰۰۴ء) ۲۰۰۵ء میں "مطالعات" دہلی، جہات الاسلام (۲۰۰۷ء)، پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ (۲۰۰۸ء)، الایام (۲۰۱۰ء)، جرنل آف اسلامک تھاٹ اینڈ سولائزیشن (۲۰۱۱ء)، ششماہی معارف ریسرچ جرنل (۲۰۱۱ء)، ضیائے تحقیق (۲۰۱۱ء)، علومِ اسلامیہ (۲۰۱۲ء)، ہزارہ اسلامکس (۲۰۱۲ء)، البصیرہ (۲۰۱۲ء)، ماہنامہ اشرفیہ (۲۰۱۲ء) ششماہی التفسیر (۲۰۱۳ء)، ایکٹا اسلامیکا (۲۰۱۳ء)، الاحسان (۲۰۱۳ء)، ششماہی بنوں یونیورسٹی ریسرچ جرنل اسلامک سٹڈیز (۲۰۱۴ء)، تہذیب الافکار (۲۰۱۴ء)، الحمد اسلامیکا (۲۰۱۴ء)، دی سکالر اسلامک اکیڈمک ریسرچ جرنل (۲۰۱۵ء)، ششماہی الازہار (۲۰۱۵ء)، جرنل آف اسلامک اینڈ ریلیجیس سٹڈیز (۲۰۱۶ء)، سیرت سٹڈیز (۲۰۱۶ء)، افکار (۲۰۱۷ء)، راحت القلوب (۲۰۱۶ء)، سالانہ اسلامک سائنسز (۲۰۱۸ء)، ششماہی اسلام آباد اسلامیکس (۲۰۱۸ء)، ششماہی مجلّہ اسلامی تہذیب و ثقافت (۲۰۱۸ء)، سالانہ دی اسلامک شریعہ اینڈ لاء (۲۰۱۹ء)، جیسے رسائل قابل ذکر ہیں۔[18] اس کے علاوہ بہت سے مذہبی مجلات و رسائل اور بھی منظر عام پر آئے جن میں ضیائے حرم، منادی، الہدیٰ، تذکیر، مصباح، علم و ادب تعمیر افکار وغیرہ مشہور ہیں۔ بیسویں صدی کے رسائل و جرائد کے غائرانہ مطالعے کے بعد یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس دور میں اخبارات و جرائد آزادی کی تحریک میں حصہ لیتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس صدی کے بعد کوئی سال ایسا نہ گزرا جس میں رسائل و جرائد کا اجراء نہ ہوا ہو۔

## مسلکی رسائل و جرائد:

مذہبی مجلات میں مسلکی بنیادوں پر شائع ہونے والے رسائل بھی شامل ہیں جن میں بہت سے مسلکی رجحانات موجود ہوتے ہیں۔ زمانہ قدیم سے ہی مسلکی رسائل کا بھی اجراء ہوا جن میں دیوبندی، اہلحدیث ، بریلوی اور شیعہ مکتب فکر کے رسائل شامل ہیں۔ جن میں سے مشہور کا تذکرہ بیان کیا جارہا ہے۔

### دیوبند مسلک کے رسائل:

انیسویں صدی کے آخر میں (۱۸۹۷ء) میں ''تحفہ حنفیہ'' کے نام سے دیوبندی مسلک کا پہلا اور مشہور و معروف دینی مجلّہ نکلا۔ اس کے بعد ۱۹۱۴ء میں دو اور مشہور مذہبی رسالے ماہنامہ ''الرشید'' اور ماہنامہ ''القاسم'' جاری کیے گئے۔ یہ دیوبندی علماء کے مشہور رسالے تھے جو اس مسلک کے ترجمان تھے۔

### اہلِ حدیث مسلک کے رسائل:

اہلِ حدیث حضرات کے مشہور رسائل میں دوماہی رسالہ ''محدث'' کا ذکر ملتا ہے جو مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی سے ۱۹۲۳ء میں منظر عام پر آیا اور بعد میں سہ ماہی ہوگیا۔ یہ علمی و مذہبی پرچہ تھا۔ اس کے بعد ۱۹۵۲ء میں دہلی سے ایک رسالہ ماہنامہ ''ترجمان'' نکلا جو جمعیت اہلحدیث کی زیر سرپرستی تھا۔ اس کے علاوہ ۱۹۵۵ء میں پندرہ روزہ ''الہدیٰ''، ہفت روزہ ''مسلم'' اور ماہنامہ ''الاسلام'' کا اجراء ہوا جو اس مسلک کے مشہور رسائل تھے۔

### بریلوی مسلک کے رسائل:

بریلوی مسلک سے بیسویں صدی (۱۹۲۰-۱۹۱۸ء) میں رسائل نکلنا شروع ہوئے جن میں ماہنامہ السواد الاعظم، انوار الصوفیہ، نوری کرن، دبدبہ سکندری رامپور وغیرہ مشہور تھے۔ ۱۹۱۸ء میں ہفت روزہ ''الفقیہ'' کا بھی آغاز ہوا۔ یہ حنفی مسلک کی تحریکی، مذہبی اور ملی سرگرمیوں کی اشاعت کا بڑا پلیٹ فارم تھا۔ علاوہ ازیں ضیائے حرم منفرد رسالہ کے طور پر سامنے آیا۔

### شیعہ مسلک کے رسائل:

برصغیر میں شیعہ جرائد میں ماہنامہ ''راہ نجات'' (گجراتی)، اصلاح، البرہان (لدھیانہ)، الحافظ (لاہور)، سہیل یمن (لکھنؤ)، سرفراز (لکھنؤ) وغیرہ مشہور ہیں۔[19] مسلکی رسائل میں مذہبی مسلکی شدت پائی جاتی ہے اور اپنے نظریات کی ہی ترجمانی کی جاتی ہے جبکہ دوسرے مذہبی رسائل جن میں مسلکی رجحان نہیں پایا جاتا۔ ان میں ہر قسم کے موضوعات پر بحث ہوتی ہے۔

### نتائج بحث:

میدانِ صحافت میں اخبارات کے بعد رسائل وجرائد نے تحقیقی اور جدید رجحانات کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کے شذرات قرآن و حدیث، تاریخ و سیرت، فقہ، احکام و مسائل اور ردینی کتب وغیرہ سے متعلقہ ہوتے ہیں جو اشاعتِ دین متین اور تعلیم و تحقیق کے ساتھ ساتھ تزکیہ، تذکیر اور تطہیر کی ترغیب بھی دیتے ہیں۔ ماضی میں مذہبی رسائل کے تاریخی پس منظر کے حوالے سے ان

رسائل کی نشر و اشاعت کا ذریعہ علماء کرام ہیں لیکن مرتب شدہ رسائل بعد کے دور میں باقاعدہ سامنے آئے جس میں اردو رسائل کے بعد مذہبی رسائل نے میدانِ تحقیق میں بیسویں صدی میں قدم رکھا جو عصرِ حاضر تک تسلسل سے اپنا نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔

سہیل انجم کے مطابق مذہبی مجلات وہ ہیں جن میں زیادہ تر مسلکی مضامین کی اشاعت کی جاتی ہے اور ان کا سب سے بڑا سبب کسی نہ کسی مسلک کی نمائندگی کرنا ہوتا ہے۔اس طرح یہ رسائل اپنے اپنے مسلک کی ترجمانی کرتے ہیں۔[20] ان رسائل کو بہت سے لوگ مذہبی پرچے نہیں تصور کرتے کیونکہ ان کی نظر میں یہ مسلکی پرچے ہیں۔ ان کے لیے گروہی پرچوں کی اصطلاح بھی بعض علماء کرام نے استعمال کی۔ان رسائل میں اہل علم اپنے مسلک کو عوام الناس میں پروان چڑھاتے ہیں اور اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے متعلقہ موضوعات میں اپنے مسلک کی ترجمانی کرتے ہیں۔ لیکن کچھ رسائل ایسے بھی ہیں جو مسلکی جذباتیت کی بجائے سنجیدگی کے پہلو سے منور ہیں پھر بھی یہ مجلات مسلکی رجحان سے بچے نہیں رہ پاتے۔الغرض مذکورہ بالا تمام مباحث کے بعد مذہبی رسائل کا جو مفہوم واضح ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ایسے تحقیقی مجلات ہیں جن میں علمی و ادبی اشخاص کی متفرق دینی، سیاسی، اقتصادی، معاشرتی و معاشی موضوعات پر شریعت کی روشنی میں مدلل گفتگو مذکور ہوتی ہے۔ان میں بعض رسائل مسلکی رجحان رکھتے ہیں اور بعض اس پہلو سے خالی ہوتے ہیں۔

@ 2021 by the author, this article is an open access article distributed Under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC-BY) (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/ )

## مصادر و مراجع

---

1 سلیم الرحمٰن خان ندوی، ڈاکٹر، برصغیر میں اسلامی صحافت کی تاریخ اور ارتقاء، کراچی: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، ۲۰۱۳ء، ص: ۱۴

2 سہیل انجم، دینی رسائل کی صحافتی خدمات، ص: ۱۷۲

3 محمد اعجاز، ڈاکٹر، مدارس کی اُردو صحافت (تجزیاتی و تقابلی مطالعہ)، نئی دہلی: کریٹیو اسٹار پبلی کیشنز، ۲۰۱۷ء، ص: ۶۹

4 سلیم الرحمٰن خان ندوی، ڈاکٹر، برصغیر میں اسلامی صحافت کی تاریخ وارتقاء، ص: ۲۷، ۲۸

[5] محمد اعجاز، ڈاکٹر، مدارس کی اُردو صحافت (تجزیاتی و تقابلی مطالعہ)، ص: ۶۹

[6] شفیق جالندھری، ڈاکٹر، صحافت اور ابلاغ، لاہور: اے ون پبلشرز، ۲۰۰۸ء، ص: ۲۷۱

[7] سہیل انجم، دینی رسائل کی صحافتی خدمات، ص: ۲۳

[8] سہیل انجم، دینی رسائل کی صحافتی خدمات، ص: ۱۳، ۱۴

[9] ایضاً، ص: ۲۴، ۲۳

[10] ایضاً، ص: ۳۴، ۳۳

[11] سلیم الرحمٰن خان ندوی، ڈاکٹر، برصغیر میں اسلامی صحافت کی تاریخ و ارتقاء، ص: ۳۵

[12] محمد اعجاز، ڈاکٹر، مدارس کی اُردو صحافت (تجزیاتی و تقابلی مطالعہ)، ص: ۶۹، ۷۰

[13] ایضاً، ص: ۶۹، ۷۰

[14] سہیل انجم، دینی رسائل کی صحافتی خدمات، ص: ۴۸۔۴۵

[15] محمد اعجاز، ڈاکٹر، مدارس کی اُردو صحافت (تجزیاتی و تقابلی مطالعہ)، ص: ۷۲۔۷۰

[16] ایضاً، ص: ۷۴۔۷۲

[17] سہیل انجم، دینی رسائل کی صحافتی خدمات، ص: ۸۴۔۱۰۰

[18] سلیم الرحمٰن خان ندوی، ڈاکٹر، برصغیر میں اسلامی صحافت کی تاریخ و ارتقاء، ص: ۳۳۱۔۳۹۵

[19] سہیل انجم، دینی رسائل کی صحافتی خدمات، ص: ۹۵۔۱۰۸

[20] سہیل انجم، دینی رسائل کی صحافتی خدمات، دہلی: انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹو اسٹڈیز، جامعہ نگر، ۲۰۱۷ء، ص: ۱۷۴